احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
ربوہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

ہفتہ 18- دسمبر 1999ء - 9 رمضان 1420 ہجری- 18- فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 288

نوافل - قرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے جیسے ایک حدیث بخاری میں وارد ہے (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔ انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے، اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض، دوسرے نوافل، فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں، یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور تکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ، پاؤں حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 9)

ایک فرائض ہوتے ہیں، دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو، تو نوافل سے پوری ہو جاوے۔

لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔

انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو کچھ ساتھ زائد دے۔ کیونکہ اس نے مروت کی ہے۔

نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں، یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے۔ وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 437)

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ رمضان المبارک میں تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد رہائی عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور باعزت بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن رشید

حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کی حیات مبارکہ کے

ایمان افروز اور سبق آموز واقعات

جو حضور نے خود بیان فرمائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز نے مختلف مواقع پر اپنی زندگی میں پیش آنے والے متعدد واقعات بیان فرمائے ہیں جو بہت ایمان افروز بھی ہیں اور ان میں جماعت کے لئے بہت سے سبق بھی پنہاں ہیں۔ان واقعات میں سے چند ایک اجتماعی طور پر پیش کئے جا رہے ہیں۔(ادارہ)

خدا پر توکل اور شجاعت

جتنا خدا پر اعتماد بڑھے گا جتنا یقین ہو گا اتنا ہی زیادہ غیر اللہ کا خوف اٹھتا جائے گا اور اگر نہیں اٹھے گا تو مومن کا کام ہے کہ ضرور اس کو توڑے اور اس کو رد کرے۔

یہ میں نے اپنا تجربہ بھی ایک دفعہ بیان کیا تھا' شاید بھول گئے ہوں کچھ لوگ' کسی ضمن میں میں نے بیان کیا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابا جان اور سارے پہاڑ پر گئے ہوئے تھے اور میں اپنے گھر کے صحن میں اکیلا سویا کرتا تھا اور بعض دفعہ سوتے ہوئے ڈر لگتا تھا کیونکہ کہانیاں بھی عجیب و غریب مشہور تھیں کہ ایک جنّ آیا کرتا ہے کوئی نالے پر انڈے بیلنے والی عورت ہے جو چھت پر سے چھلانگ لگا کے آیا کرتی ہے۔اس قسم کی کہانیاں پرانے زمانے سے چلی آ رہی تھیں اس گھر کے متعلق۔تو ایک دفعہ اچانک مجھے خیال آیا کہ یہ تو شرک ہے۔اگر کوئی بلا' کوئی جنّ نقصان پہنچا سکتا ہے اللہ کے اذن کے بغیر تو یہ بھی تو ایک شرک کی قسم ہے۔تو میں کیوں ڈر رہا ہوں' مجھے کیوں نیند نہیں آ رہی اس لئے میں نے مقابلہ کرنا ہے اب اس کا۔اور اپنے آپ پہ سختی کر کے بھی مقابلہ کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مجھے بہادری عطا ہو۔یہ فیصلہ کرنے کے بعد پھر میں نے خوب نظر دوڑائی کہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے زیادہ ڈرنے والی جگہ ہے۔ہمارے ہاں ایک چھوٹا سا کمرہ ہوا کرتا تھا اس کمرے کے متعلق بڑی روایتیں تھیں کہ بڑی بلائیں وہاں ہوتی ہیں اور خاص طور پر وہ چمنی کی جگہ جہاں ہوتی تھی جہاں وہ آگ جلائی جاتی ہے اس کے متعلق بتایا جاتا تھا کہ یہ بڑی خطرناک جگہ ہے۔تو میں رات کو اٹھا اور دروازہ کھول کے اس کمرے کی چمنی میں جا کر بیٹھ گیا۔میں نے کہا اب جو بلاء آنی ہے آجائے اور میں اللہ پر توکّل کرتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ کوئی بلاء مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اتنا سکون ملا ہے آرام سے چلا گیا بستر پر پڑتے ہی نیند آ گئی' کوڑی کی بھی پرواہ نہیں رہی۔

(الفضل 23 فروری 99ء)

رسول اللہ کے احسانات

حضور نے دانتوں کی صفائی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

میں نے تو ہمیشہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات کا تصور باندھا اور غور کیا تو حیران رہ گیا کہ کلیتہ ساری زندگی کے لئے ہم غلامان مصطفیٰ آپ کے احسانات کے تلے اتنا دب چکے ہیں کہ کبھی سر اٹھانے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔جو صحابہ آپ کے سامنے آوازیں نیچی رکھتے تھے' جو ادب سے دیکھتے تھے ان کے متعلق یاد رکھیں کہ صرف آوازیں ہی دھیمی نہیں رکھتے تھے نظریں بھی نیچی رکھا کرتے تھے۔اب میں خطبہ دیتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ اکثر لوگ محبت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت یہ طریق نہیں تھا۔ان کو اس سے بہت زیادہ محبت تھی جو آپ کو مجھ سے ہے مگر اپنی آوازیں بھی دھیمی رکھتے تھے اور اپنی نظروں کو بھی نیچا رکھتے تھے یہاں تک بعض صحابہ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد پوچھا گیا کہ آپ کی شکل کیسی تھی تو دھاڑیں مار مار کے رونے لگے' زار و قطار رونے لگے' اتنا حسین چہرہ تھا کہ میں چاہتا بھی تو نظر پڑ ہی نہیں سکتی تھی اور پھر محبت اور عشق کے تقاضے کے نتیجے میں مجھے جرأت بھی نہیں ہوتی تھی کہ میں گھور کے دیکھوں' غور سے دیکھوں۔اب میں یاد کرتا ہوں اور جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے تو میں بتا نہیں سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرے کی تفصیل کیا تھی۔

پس یہ سارے وہ آداب ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہم نے سیکھے ہیں۔اب ان پر غور کریں تو ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ ان آداب کے احسان کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توقیر کرتے چلے جائیں گے اور آپ کی عظمت کا تصور آپ کے دل میں بڑھتا چلا جائے گا' اپنے آپ کو ہمیشہ زیر بار سمجھیں گے اور یہ وہ صحبت ہے جس صحبت کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے کہ یہ مزکی تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے۔اس مزکی نفس کی صحبت میں رہو۔اگر یہ صحبت مل جائے تو وہ جو مسائل پہلے بیان کئے گئے ہیں یہ کرو' وہ کرو وہ تو بالکل آسان اور ہر قسم کی مشکل سے آزاد ہو جائیں گے۔

(الفضل 19 اکتوبر 98ء)

حضور کی ترجمۃ القرآن کلاس

حضور نے 19-جون 98ء کو امریکہ میں خطبہ جمعہ میں فرمایا

اب یہ جو پہلو ہے قرآن کریم سے محبت کا اس کے متعلق آج کل میں بہت زور دے رہا ہوں کہ خصوصاً بچوں کو قرآن کریم پڑھنا لکھنا سکھایا جائے اور اس کے معانی بھی ساتھ ساتھ سکھائے جائیں۔اکثر لوگ جو ناظرہ پڑھا دیتے ہیں وہ کافی نہیں ہے۔اگر ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ آپ اس کے معانی بھی کچھ سکھاتے چلے جائیں تو قرآن کریم سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے۔اب مجھے علم نہیں کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو میری قرآن کریم کی کلاس کو غور سے سنتے ہیں یا بن سکتے ہیں یا ان تک پہنچتی بھی ہے کہ نہیں۔مگر اس کلاس میں جو آنے والے ہیں ان میں کم علم عورتیں بھی ہیں' بڑے بڑے صاحب علم مرد بھی ہیں لیکن جب قرآن کریم کو سمجھا کر پڑھایا جائے تو اس سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے' آدمی رک ہی نہیں سکتا محبت کئے بغیر۔

قرآن کریم پڑھانا اور خشکی یہ دو چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں۔چنانچہ میں اپنی کلاس کو سمجھاتا ہوں اور بسا اوقات دیکھتا ہوں کہ جب میں قرآن کریم سے فطرت کے راز ان کو سمجھاتا ہوں' قرآن کریم نے کن کن رازوں سے پردہ اٹھایا ہے' کیا کیا معرفت کی باتیں کی ہیں' میری نظر اٹھتی ہے تو میں ان کو بھی روتے ہوئے دیکھتا ہوں اور میری اپنی آنکھیں بھی آنسو بہا رہی ہوتی ہیں۔اب خشک تعلیم سے تو آنسو نہیں جاری ہوا کرتے۔لازماً اللہ تعالیٰ کی محبت کے چشمے بہہ رہے ہیں قرآن کریم میں۔اور وہی چشمے ہیں جو سننے والوں کی آنکھوں سے اور سنانے والے کی آنکھوں سے جاری ہو جاتے ہیں۔اس لئے حضرت مسیح موعود(-) جب قرآن کریم کے متعلق اس کو نعمت بیان فرماتے ہیں تو ہرگز ایک ذرہ بھی مبالغہ اس میں نہیں ہے۔

ایسی ایسی معرفت کی باتیں قرآن کریم میں بیان ہیں کہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور اس سے محبت نہ ہو جائے اور اگر قرآن سے محبت ہو جائے تو زندگی کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔جن لوگوں کو محبت ہوتی ہے ان کی ساری برائیاں دور ہو جاتی ہیں' ان کو ایک نئی زندگی نصیب

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہے۔ اور بکثرت لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ اگرچہ ہماری اپنی تعلیم زیادہ نہیں تھی مگر قرآن کریم کی کلاس میں بیٹھنے کا موقع ملا اور ہم نے ایک نئی زندگی پالی ہے۔ اب یہی کتاب ایک عام کتاب نہیں ہے جو اسے پڑھتے وقت مشکل ہو' جاگنا مشکل رہے اس کو تو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہی تمام خوابیدہ جذبات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن کی تائید میں اور اس کی حکمتوں کی تائید میں فطرت کا لفظ لفظ بولتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود (-) کی جو قرآن کی تعریفیں ہیں اگر آپ ان کو سمجھیں بھی نہیں تو حیرت سے دیکھیں گے اور آپ کی بوریت میں ذرا بھی فرق نہیں آئے گا۔ آپ کہیں گے یہ کوئی عارف باللہ آدمی ہے اس کو مزہ آرہا ہو گا مگر قرآن کریم کا مزہ اٹھانے کے لئے جو بڑے بڑے مرتبے اور مقام کی ضرورت ہے وہ ہمیں نصیب ہی نہیں حالانکہ کسی بڑے مرتبے اور مقام کی ضرورت نہیں دین العجائز کی ضرورت ہے۔ عجز اور انکساری کے ساتھ قرآن کریم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی ضرورت ہے' اپنا سر جھکا دیں اور غور سے پڑھیں اور آیات کے تسلسل پر غور کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ قرآن کریم کی آیات ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ پہلے انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کس طرح تعلیم مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور ایک بات اگلی بات سے منسلک ہوتی چلی جا رہی ہے یہ ڈوریاں ہیں جو آپس میں بٹی جا رہی ہیں۔

اور اس کا ایک علاج میں آپ کے سامنے یہ رکھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ سننا ممکن نہیں تو غالباً یہاں امریکہ میں ان **قرآن کریم کی کلاسز کی ویڈیو ریکارڈنگ ہو چکی ہو گی۔ اگر ہو چکی ہے تو لازماً گھروں کو مہیا کرنی چاہئے۔** یہ بھی کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں کہ کسی ایک وقت ان میں ویڈیوز کو چلا دیا جائے مگر ہر ایک کے اوقات الگ الگ ہیں اور ضروری نہیں کہ ہر روز اس وقت وہ گھر ہی ہو سارا خاندان بھی کہیں سفر پر جا سکتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ان کا ریکارڈ اپنے گھروں میں رکھیں اور ترتیب کے ساتھ آپ سب لوگ مل جل کر بیٹھیں اور سننا شروع کریں۔ اگر دس سبق بھی آپ اس طرح پڑھ لیں گے تو پھر آپ کے لئے ان سبقوں سے الگ رہنا ممکن ہی نہیں رہے گا۔ طلب کریں گے کہ کب ہم اگلا سبق شروع کریں مگر پڑھیں اکٹھے اور بچوں کو ساتھ شامل کر کے پڑھیں۔

تو حضرت مسیح موعود (-) نے جو قرآن کریم کے متعلق 'روحانی دعوت' فرمایا اور مزے مزے کے کھانے بتائے وہ آج بھی مل سکتے ہیں۔ صرف پڑھنے کا طریقہ ہے۔ اور **اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں جو قرآن کریم کی محبت ڈالی ہے اس دور میں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (-) کی ہدایات پر عمل کروانے میں یہ محبت ضروری تھی۔** اور جب اس کلاس میں آپ قرآن کریم کو پڑھیں گے تو پھر حضرت مسیح موعود (-) کا اصل مقام ظاہر ہو گا۔ کتنے عظیم الشان معلم تھے۔ (الفضل 24-اگست 98ء)

اسراف سے بچاؤ

یہ جو فضول خرچی ہے اس کے متعلق میں ضمناً یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ رمضان کا مہینہ ہے' غریبوں کو کھانا کھلانے کے دن ہیں۔ کھانے میں بھی انسان بہت سی فضول خرچیاں کرتا ہے اور سب سے زیادہ فضول خرچی وہ نہیں کہ اچھا کھانا کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اچھے کھانے اپنے بندوں ہی کی خاطر پیدا کئے ہیں۔ فضول خرچی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اچھا کھانا ہو یا برا کھانا ہو' بچا ہوا چھوڑ دے اور وہ ڈسٹ بن (Dust Bin) میں چلا جائے۔ خصوصاً امریکہ اور انگلستان اور مغربی ممالک میں جتنے بھی امیر ممالک ہیں ان میں یہ عادت ہے۔ اور ان کے بچوں میں بھی یہ عادت ہے۔ **میرا تو گھر میں ہر وقت یہ کام رہتا ہے کہ سمیٹتا رہتا ہوں ان کی پلیٹیں اور بچا ہوا خود کھا جاؤں تاکہ ڈسٹ بن میں نہ پھینکنا پڑے۔** لیکن آج کل ڈائٹنگ پر بھی ہوں آخر کہاں تک کھا سکتا ہوں۔ پھر میں کچھ فریزر میں بچا لیتا ہوں۔ سارا بچا ہوا سمیٹ کر جہاں تک میری نظر پڑتی ہے اس کو فریزر میں بچاتا رہتا ہوں تاکہ یہ کھا لوں اور اس طرح فضول خرچی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود (-) نے فضول خرچی نہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ یہ بھی فضول خرچی ہے جو یاد رکھیں انگلستان کے بچوں کو بہت بیہودہ عادت ہے اس فضول خرچی کی۔ کھاتے ہیں جو پسند آیا' باقی چھوڑ کے پھینک دیا۔ جہاں تک پلیٹ میں کھانا ڈالنے کا تعلق ہے بچوں کو یہ نصیحت کرنی چاہئے اتنا ہی ڈالیں جتنا وہ ختم کر سکتے ہوں اور اس سے زیادہ نہ ڈالیں اور اگر زیادہ ڈال لیں تو پھر کھانا ہی پڑے گا' ختم کرنا ہو گا اس کو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت تھی جتنا پلیٹ میں ڈالتے تھے اس پلیٹ کو خالی کر دیا کرتے تھے اور اسی کی نصیحت فرماتے تھے۔ تو اپنے سامنے کھانے کے برتنوں میں' پلیٹوں میں' اتنا ہی ڈالیں جو ضرورت ہے اور پھر ضائع نہ کریں۔ **ضیاع کو اگر آپ ختم کرا دیں اور یہ نظام انگلستان میں لوگوں کو سکھا دیں تو انگلستان میں جو فضول خرچی ہوتی ہے' وہ جو بچت ہو گی اس سے بہت سے غریب ممالک کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔** یہ نہیں آپ لوگ سوچ سکتے۔ اور انگلستان میں جو گندے پانی کی مصیبت ہے یہ بھی اسی فضول خرچی کی عادت کی وجہ سے ہے۔ اب میں اپنے گھر کی بات بتا رہا ہوں' غسل خانے کی بات مگر اتنی بتاؤں گا جو آپ کی بھلائی کے لئے بتانی ضروری ہے۔ میں کبھی بھی شاور (Shower) کھول کر غافل نہیں ہو تاکہ چلتی رہے اب بے شک اور پھر نہاؤں اور جب تک میں فارغ نہ ہو جاؤں شاور کھلی رہے۔ ہر دفعہ جب شاور کو بدن پر استعمال کرتا ہوں ضرور بند کرتا ہوں پھر' اور بند کرنے کے بعد بدن کو تیار کیا نہانے کے لئے جو بھی ضرورتیں ہیں وہ پوری کیں پھر شاور کے سامنے آگئے۔ اور اگر گرم پانی میں خرابی کے خطرے کے پیش نظر شاور کھلی رکھی جائے تو شاور سے پہلے پہلے میں ساری تیاری کر لیتا ہوں تاکہ جب شاور شروع ہو جائے تو پھر مسلسل اس کا جائز اور صحیح استعمال ہو۔ جتنا پانی میں بچاتا ہوں انگلستان کا اگر سارے انگلستان والے بچانا شروع کر دیں تو پانی کی مصیبت ہی حل ہو جائے۔

اب یہ جو گندہ پانی پلاتے ہیں آپ کو' وہ بدرووں سے نکال نکال کر صفا کرتے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا اس میں دوائیاں ڈالتے ہیں' اللہ ہی رحم کرے۔ میں نے تو جب سے اس نظام کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں یہ پانی پینا ہی چھوڑ دیا ہے۔ وہ بوتلیں ہمارے گھر میں استعمال ہوتی ہیں خرچ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر یہ تو پتہ ہے جو اللہ نے پاک رزق دیا تھا وہی ہے یہ' انسان کا گند ملا ہوا رزق نہیں ہے۔ تو آسان ترکیب ہے۔ اس کو اپنے گرد و پیش میں عام کریں یہ بھی تو صدقہ ہے رمضان کا۔ رمضان کے صدقے میں اس کو داخل کریں۔ **سارے امیر ممالک میں احمدی یہ جھنڈا اٹھا لیں کہ ویسٹ (Waste) نہ کرو** ویسٹ (Waste) نہ کرو۔ اور یہ ویسٹ (Waste) جو ہے' ضیاع' یہ امریکہ میں اتنا زیادہ ہے کہ تمام دنیا کے غریب ممالک امریکہ کا ضیاع بچانے کے نتیجے میں پل سکتے ہیں۔

خوراک کی کمی انسان کا بنایا ہوا مسئلہ ہے' اللہ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ انسان کی خساستیں ایک طرف اور اس کی فضول خرچیاں دوسری طرف۔ ان دونوں کے درمیان یہ خوراک کے مسائل ہیں۔ جہاں دل کھول کر خوراک غریبوں کو دینی چاہئے وہاں ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جہاں اپنے اوپر بچت سے خرچ کرنی چاہئے وہاں ہاتھ کھول دیتے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان میں بنی نوع انسان مارے جا رہے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کے بھوکے ان مصیبتوں کا شکار ہیں۔ **تو ہمیں ہر رمضان میں ایک مہم چلانی چاہئے جو نیکی اور خیرات کو عام کرنے کی مہم ہو۔** اس رمضان مبارک میں یہ مہم بھی چلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا فیض پہنچائے۔ (الفضل 12-اپریل 99ء)

سچائی کی تربیت

حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی سچائی کی بے شمار دلیلیں ہیں مگر یہ ایک دلیل بھی ہوشمند کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ جو وعدوں کا اتنا سچا ہو وہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں بیان کرنے اور دنیا سے وعدے کرنے میں کتنا سچا نہیں ہو گا۔ پس اسی کو اپنا وطیرہ بنائیں اور اپنے بچوں کو خواہ مخواہ جھوٹے لارے نہ دیا کریں۔

اپنے گھر میں' میں نے بچپن سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کی تاکید رکھی۔ ماؤں کی عادت ہوتی ہے میری بیگم مرحومہ بھی' بے خیالی میں لوگ سمجھتے نہیں کہ جھوٹ ہے' بے خیالی میں بچوں سے وعدے کر دیا کرتی تھیں کہ تمہیں میں یہ دیدوں گی' فلاں چیز دیدوں گی اور جب مجھے پتہ چلتا میں وہ ضرور حاصل کر لیا کرتا تھا۔ یہ بھی ایک سمجھانے کا طریقہ تھا۔ بجائے اس کے کہ ان کو کہوں کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے' سختی کرتا' ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھانے کا یہ طریق تھا کہ وہ چیز حاصل کر کے مہیا کر دیتا تھا تا کہ جب بچے واپس آئیں تو ان کے لئے موجود ہو۔ تو تربیت کے مختلف رنگ ڈھنگ ہوتے ہیں۔ سچی بات کرنے میں ضروری نہیں کہ وہ کڑوی بات بھی ہو' سچی بات کہنے کے انداز الگ الگ ہیں۔

جب سچی بات کرنی ہی پڑے تو خواہ کسی کو کڑوی لگے وہ ضرور کرنی ہے۔ لیکن اگر آپ یہ پسند کرتے ہوں کہ اس بات کا کوئی ایسا تکلیف دہ اثر نہ پڑے تو یہ ممکن ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بارہا اس کو آزمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ساری عمر اپنے بچوں سے کوئی وعدہ نہیں کیا جس کو میں پورا نہ کر سکتا ہوں۔ اس کے نتیجے میں میں خوش ہوں۔ میرے بعد اللہ اسی حال پر ان کو قائم رکھے' یہ میری دعا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کے لئے یہی دعا کیا کریں اور

(الفضل 19 اکتوبر 98ء)

بچوں کے لئے تالاب

بعض دفعہ بچوں کو یہ دیکھ کر بہت مزہ آتا ہے کہ بچے تالاب میں پھر رہے ہیں' ننگے دوڑ رہے ہیں' پھر رہے ہیں۔ ان کی تسکین جو ہے نہانے کی اور تیرنے کی وہ تو پوری ہونی چاہئے کسی طریقے سے لیکن اس طرح نہیں جس طرح یہ لوگ کرتے ہیں۔ تو بچپن سے ان کے لئے جن لوگوں نے تالاب بنا لئے' جن کو توفیق ملی ان پر میرا کوئی اعتراض نہیں۔ جن کو خدا نے توفیق دی ہے وہ بے شک بنائیں مگر اتنا دکھاوا نہ کریں کہ وہ تالاب لوگوں کی نظر کے لئے ہوں نہ کہ بچوں کے نہانے کے لئے۔ مجھے یاد ہے امریکہ آنے سے بہت پہلے بھی مجھے یہ خیال رہتا تھا کہ میری بچیاں بڑی ہوں گی تو یہ محسوس نہ کریں کہ ہمیں تیرنا نہیں آیا' نہ ہمیں نہانے کا آزادانہ مزہ آیا۔ اس لئے یہاں کے معاشرے کا تو مجھے خواب و خیال بھی نہیں تھا مگر اپنے فارم پہ میں نے ایک تالاب بنا رکھا تھا چھوٹا سا جس میں میرے بچے مجھ سے سیکھتے تھے۔ ان کے ساتھ ہی خاندان کے اور بچے اور بچیاں آ کر پاکیزہ ماحول میں تیرنا بھی سیکھتے تھے اور اپنے مزے پورے کرتے تھے۔ جب یہ بچیاں' ان میں سے دو بڑی بچیاں میں ساتھ لے کر امریکہ آیا تو یہاں کے تالابوں نے ان پر ذرہ بھی اثر نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ہمارا حق ہمیں دیا گیا ہے اور ان پر رحم کرتی تھیں جو اپنا جسم بیچنے کے لئے نہاتے ہیں۔ کراہت سے ان پر نظر پڑتی تھی اور اپنے متعلق پورا اطمینان تھا کہ ہمارا جو حق ہے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ تو یہ میں باتیں اس وقت کی کر رہا ہوں جب میں ابھی امریکہ نہیں آیا تھا۔

تو یہاں کے لوگ اگر اس نیت سے تالاب بنانے کی توفیق رکھتے ہوں کہ گھر میں پاکیزہ ماحول میں ان کی تربیت ہو سکے تو ہرگز کوئی برائی کی بات نہیں ہے۔ اس کو تکاثر اور تفاخر نہیں کہتے مگر تالاب کے بہانے اگر اتنے بڑے بڑے ہال بنائے جائیں' اتنی بڑی بڑی چکوزیاں ہوں کہ دیکھتے ہی طبیعت میں کراہت پیدا ہو یہ تو کوئی مومنانہ طریق نہیں ہے۔ اس سے تو اگر بچے یہاں نہائیں گے بھی تو بیرونی معاشرے کی اور بھی زیادہ قدر کریں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ ہمارے ماں باپ نے انہی کو اپنی بڑائی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو میرے اس سفر کے دوران تجربے میں شامل ہیں ان کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا۔ جن کو توفیق ہے ضرور تالاب بنائیں مگر بچوں کے ساتھ مل کر ان کو تیرنا بھی سکھائیں' ان کو ساتھ ساتھ بتائیں کہ باہر کی دنیا کی طرف نظر نہ کرو' وہ گندے لوگ ہیں۔ اپنی حفاظت کرو' اپنے دین کی حفاظت کرو تو یہی تالاب ان کے لئے رحمت کا موجب بن جائیں گے۔

(الفضل 7- ستمبر 98ء)

روزانہ محاسبہ کی عادت

اپنے نفس کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کرو اور یہ عرفان رفتہ رفتہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایک دن یا دو دن کا کام نہیں' مہینوں اور سالوں کا کام بھی نہیں ہے۔ آپ اپنے اوپر یہ تجربہ کر کے تو دیکھیں جب بھی آپ روزانہ اپنی باتوں کا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ان میں سے بہت سی باتیں خیالی تھیں اور فرضی تھیں۔ پس سارا دن یہ محاسبہ ہونا چاہئے' سارا دن انسان کو اپنی باتیں الٹ پلٹ کر دیکھتے رہنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی اس نصیحت کے مطابق اپنے اوپر بارہا تجربہ کیا ہے۔ اور روز اسی تجربے میں زندگی گذرتی ہے۔ اور بسا اوقات باوجود پوری کوشش کے میں دن کی باتوں کا جائزہ لیتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں بھی بعض بے حقیقت باتیں تھیں' خالی باتیں تھیں جو میں سمجھ رہا تھا کہ ٹھیک ہیں مگر گہرے تجزیے سے وہ درست نہیں نکلتیں۔

پس اس میں آپ کا اور میرا کوئی فرق نہیں۔ آپ بھی اسی راہ کے سالک ہیں جس راہ کا میں سالک ہوں اور ہدایت کی تلاش میں جس طرح آپ رواں دواں ہیں ویسے ہی میں بھی ہوں اور آنحضرت ﷺ نے جو ہدایت بخشی ہے اس میں ہم سب مخاطب ہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہیں اور میں نہیں' میں ہوں تو آپ نہیں لیکن فرق یہ ہے کہ کوئی چلتے چلتے زیادہ آگے نکل گیا ہے' کوئی ابھی پیچھے ہے اور اسے بہت سفر طے کرنا ہے مگر سفر طے کرنا شروع کر دیں تو پھر ہی طے ہو گا۔ اگر طے کریں گے ہی نہیں تو کیسے سفر طے ہو گا۔

(الفضل 23-اپریل 99ء)

خلوت کا جذبہ

لوگ یاد رکھیں اگر انہوں نے کچھ حاصل کرنا ہے تو حاصل کرنے کی نیت سے ان کو کچھ نہیں ملے گا۔ اگر خلوت پسند کریں گے جو حضرت مسیح موعود (-) کے آغاز میں دکھائی دیتی ہے' یعنی وہ نبوت والی خلوت تو ان کو نصیب ہو ہی نہیں سکتی مگر اس سے مشابہ' اس کی غلامی میں ایک خلوت کا جذبہ ان کے دل میں ہونا چاہئے اور لوگوں کے جمگھٹے سے طبعاً طبیعت کو گھبرانا چاہئے۔ اب یہ باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ میں جب اپنی بات بیان کرنے لگا ہوں تو یہ محض اس بات کو مزید کھولنے کے لئے۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں ہمیشہ جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (-) کا خطبہ ہوا کرتا تھا تو میری کوشش ہوتی تھی کہ کسی ایسی جگہ کونے میں بیٹھوں' دیوار کے ساتھ' کہ نماز ختم ہوتے ہی میں نکل سکوں اور سنتیں گھر میں ادا کیا کرتا تھا۔ اس کا مجھے یہ فائدہ پہنچا کرتا تھا کہ لوگوں کا میری طرف کسی قسم کا بھی خیال نہیں منتقل ہوتا تھا۔ کوئی ہجوم نہیں تھا کہ وہ اکٹھے ہو جاتے۔ تو طبیعت میں ایسی نفرت تھی اس بات سے کہ وہاں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں میری کوئی الگ مجلس لگ رہی ہو کہ ہمیشہ نکل جایا کرتا تھا اور جب یہ مشکل ہوتی تھی تو باہر ہمیشہ جوتیوں میں نماز پڑھا کرتا تھا' پاس ہی سائیکل رکھی ہوتی تھی' نماز پڑھتے ہی بہت تیزی سے اپنے گھر واپس چلا جایا کرتا تھا۔ وہاں پہنچ کر پھر سنتیں ادا کرنے کی توفیق ملا کرتی تھی۔

اب میں سوچتا ہوں کہ وقف جدید کے زمانے میں' میں نے بھی بڑی بڑی لمبی مجلسیں لگائی ہیں' بعض دفعہ صبح سے لے کر رات تک میں مریضوں کا انتظار کرتا تھا کیونکہ دفتر کے وقت میں وقت نہیں ملا کرتا تھا' شروع میں وقت نکال لیا کرتا تھا آخر پر پھر بالکل ممکن نہیں رہا تو لوگ تو شام کو سیروں پر چلے جایا کرتے تھے' ادھر ادھر کھیلوں میں مصروف ہو جایا کرتے تھے اور میں وہاں دفتر میں مریضوں کا انتظار کیا کرتا تھا اور آتے بھی بہت کثرت سے تھے اور اس لئے میں نے اپنی کھیلوں کا وقت عشاء کے بعد رکھ لیا تھا۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ کا ہال ساتھ ہی تھا وہاں بیڈمنٹن وغیرہ کھیلنے کے لئے میں عشاء کی نماز کے بعد جایا کرتا تھا حالانکہ لوگ تو شام کے وقت کھیلیں کھیلتے ہیں۔ اور بعض دفعہ چونکہ مجھے بعد میں ضرورت پڑتی تھی احمد نگر جانے کی بھی اپنے کام دیکھنے کے لئے تو مریضوں کو بہر حال میں کچھ نہ کچھ وقت ایسا ضرور دے دیا کرتا تھا مثلاً جب میں احمد نگر باقاعدگی سے جاتا رہا تو مغرب کے معاً بعد اپنے گھر میں مریضوں کا مجمع لگا لیا کرتا تھا لیکن ایک ادنیٰ بھی شوق نہیں تھا کہ مریض میرے گرد اکٹھے ہوں۔ ایک خدا نے دل میں جذبہ پیدا کیا تھا کہ غریب لوگ باہر سے علاج نہیں کروا سکتے' ہسپتالوں یا ڈاکٹر کے پاس جانا ان کے لئے مشکل ہے اس لئے وہ بے تکلفی سے آ جایا کریں۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کی نگرانی کی جاتی ہے جو میں سمجھتا ہوں ابھی بھی جاری ہے۔ آپ سب لوگوں کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اگر خدا کی خاطر یا بنی نوع انسان کی خاطر کام کر رہے ہیں تو وہاں جمگھٹا کا لطف نہ اٹھائیں' جمگھٹوں کی تکلیف کے باوجود یہ کام کرتے چلے جائیں۔ آج بھی بہت سارے احمدی ہومیوپیتھ تیار ہو گئے ہیں جن کے ارد گرد بے شمار لوگ اکٹھے ہونے لگ گئے ہیں ماشاء اللہ اور خدا تعالیٰ نے ان کو ملکہ بھی بہت بڑا بخشا ہے۔ بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں مگر میں امید رکھتا ہوں کہ ان کا بھی یہی حال ہو گا۔ وہ چاہتے تو ہیں زیادہ سے زیادہ خدمت کریں مگر لوگوں کے اکٹھا ہونے سے کوفت بھی ہوتی ہے' گھر جانا پڑتا ہے۔ آخر کبھی کسی نے گھر جانا تو ہوتا ہے ان کی ضروریات کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے تو جتنی دیر وہ بنی نوع انسان کی خدمت میں رہتا ہے اپنے بعض آراموں سے اس کو قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور یہ قطع تعلق بھی تبتل ہی کا ایک دوسرا نام ہے۔ اس کو آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ تبتل الی اللہ کا ایک یہ بھی معنی ہے۔

بعض لوگ اپنے خاندان سے' اپنے عزیز واقرباء سے اس لئے جدا رہتے ہیں کہ ان کو باہر کی مجلسوں میں لطف آتا ہے اور ایسے بہت سے ہیں اڈے لگانے والے جن کے بیوی بچے ہمیشہ شاکی رہتے ہیں۔ بعض لوگ روتے ہوئے مجھے بھی خط لکھتے ہیں کہ ہمارے فلاں کو تو عادت ہے کہ باہر چلا جائے اور لوگ اس کے گرد اکٹھے ہوں یا وہ لوگوں کے گرد اکٹھا ہو جائے اور اس طرح مجلسوں کا لطف آتا ہے۔ **بعض مجلسیں لگانے والے ایسے ہیں جو ساری زندگی اپنی عمر ضائع اسی طرح کرتے رہے' اٹھے اور جا کے مجلس لگا لی اور رات بارہ بارہ بجے' ایک ایک بجے واپس آئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ بھی توفیق بخشی ہے کہ میں نے کبھی ایسی مجلسیں نہیں لگائیں۔** مجلسیں لگی ہوئی ہوں ان میں بیٹھ کر مجلس کا حق ادا کرنا بالکل اور بات ہے لیکن روزانہ سارا کام ختم کر کے مجلس لگانے کوئی چلا جائے مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ آج کل بھی جو لوگ یہ کرتے ہیں کیسے کر سکتے ہیں ان کو مزہ کیا آتا ہے۔ آتا تو ہو گا ضرور لیکن اپنے بیوی بچوں سے تبتل کر لیتے ہیں' ان کے حقوق قربان کرتے ہیں۔ تبتل الی اللہ کا اور مطلب ہے۔ (الفضل یکم مارچ 99ء)

جماعت احمدیہ کا نظام حفاظت

حضور نے 24- جولائی 98ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا

بعض دفعہ بڑے مخلص احمدی ہوتے ہیں مگر ان کی شکل صورت ایسی ہوتی ہے کہ بعض دوسروں کو ان سے کچھ ڈر بھی لگتا ہے۔ وہ اپنے اپنے حلیے ہیں' میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مگر ایسا ہی ایک واقعہ ایک جلسے پر ہوا تھا۔ ایک شخص انتہائی مخلص مگر حلیے کے لحاظ سے بڑا مشٹنڈا اور اتفاق سے داڑھی مونچھ منڈھا ہوا۔ اس کی اتنی سخت نگرانی ہو رہی تھی کہ جیسے سارا خطرہ اسی سے درپیش ہے۔ جب مجھے بتایا گیا اور میں نے دیکھا تو میں نے کہا انا للہ یہ تو میں جانتا ہوں بہت مخلص فدائی احمدی ہے۔ اس کو اپنے کام میں لائیں' حفاظت کے کام میں۔ تو ایک ان کو میری نصیحت ہے آنے والوں کو بھی اور رہنے والوں کو بھی جو بھی جلسے میں ہوں کہ اپنے دائیں بائیں کی حفاظت کریں۔ دنیا میں کہیں بھی یہ نظام رائج نہیں۔ جب بھی کوئی شخص حملہ کرنا چاہتا ہے تو باوجود ہر قسم کے آلات کے جو اس کی جیبوں' اس کے جسم پر چھپے ہوئے ہتھیاروں کی خبر دیتے ہیں اس کے باوجود وہ لے جاتا ہے۔ بے شمار طریقے دنیا نے ایجاد کئے ہوئے ہیں تو ایسا شخص جو کسی ہتھیار کو استعمال کرنا چاہے اس کو لازماً کوئی تیزی سے حرکت کرنی پڑتی ہے۔ وہ جیب کی طرف یا کہیں ہاتھ ڈالتا ہے اگر دائیں بائیں بیٹھے ہوئے ہوشیار ہوں تو ناممکن ہو جائے گا اس کے لئے کہ ایسی حرکت کر سکے۔ **پس اصل نگران تو اللہ ہی ہے مگر اللہ نے جو طریقے سمجھائے ہیں ان طریقوں پر عمل کرنا تو ضروری ہے۔** تو اپنے دائیں بائیں سے بیدار مغز رہیں اور جو اچھے لوگ بھی ہیں بعض دفعہ ان میں بھی جن کو آپ اچھا سمجھ رہے ہیں بعض بد چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے نگرانی کا یہ نظام سب پر حاوی کریں۔ ہر شخص اپنے دائیں بائیں کا نگران ہو۔ اگر آپ یہ صورت اختیار کریں تو چلتے پھرتے آتے جاتے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ حفاظت کا انتظام ایسا اعلیٰ ہو گا کہ دنیا میں کبھی کسی سربراہ کے لئے ایسا انتظام نہ ہوا' نہ ہو سکتا ہے۔ جب دو رویہ کھڑے ہوں تو اس وقت بھی اس کا خیال رکھیں۔

اور ہم اس کو ربوہ میں استعمال کر چکے ہیں' آزما چکے ہیں اس عادت کو۔ دو مرتبہ ایسا ہوا کہ لازماً کوئی شخص مجھ پر بندوق سے حملہ کرنے کے لئے' بندوق داغنے کے لئے اپنی چادر میں یا کمبل میں چھپائے کھڑا تھا اور چونکہ میں نے اس وقت منتظمین کو یہ ہدایت کی ہوئی تھی کہ جہاں کوئی شخص آپ کو ایسا نظر آئے ضروری نہیں کہ آپ اس کو حکم دیں چادر اتارو۔ پاس کھڑے ہو جائیں اگر اس کی نیت ہوئی وہ ہاتھ ہلائے گا اسی وقت پکڑ لیں اور دو آدمی پکڑے گئے۔ اور پھر انہوں نے تسلیم بھی کر لیا۔ تو یہ نظام حفاظت ایسا ہے جس کا کوئی جواب دنیا میں نہیں' اس کی کوئی مماثلت کہیں اور دکھائی نہیں دے گی۔ جو فوجی یا پولیس والے مقرر ہوا کرتے ہیں کتنے ہوں گے اس کے باوجود Crowd پیچھے ہوتا ہے' ان کے درمیان ہوتا ہے اور ہر وقت وہ شخص آزاد ہے کچھ نہ کچھ کرنے پر۔ (الفضل 28- ستمبر 98ء)

میں ملاقاتوں سے تنگ نہیں آتا

حضور نے 3- جولائی 98ء کو امریکہ میں خطبہ جمعہ میں فرمایا

ایک اور بات میں امریکہ کی جماعت سے کہنا چاہتا تھا وہ لمبی ملاقاتوں کی معذرت ہے۔ اگرچہ میری خواہش یہ ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی دوستوں سے اور ان کے بچوں سے ملوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بعض دفعہ ان کی چند لمحوں کی ملاقات بھی ان کی اولاد کے لئے ساری زندگی کا سرمایہ بن جایا کرتی ہے۔ اسی ملاقات میں بعض لوگوں نے بہت پرانی اپنی بچپن کی تصویریں میرے ساتھ دکھائیں اور کہا کہ ہمارے بچے جو گودیوں میں ہیں یہ ان کا سرمایۂ حیات ہے۔ یہ ساتھ لئے پھرتے ہیں اپنی البموں میں سجاتے ہیں اور کہتے ہیں اس طرح ہمیں گودی میں اٹھایا ہوا تھا حالانکہ اس وقت میں خلیفۃ المسیح بھی نہیں تھا لیکن ان بچوں نے ان لمحات کی قدر کی اور میرے دینی تعلق کو پیش نظر رکھ کر ان تصویروں کو سنبھال کر رکھا اور جب میں دیکھتا ہوں تو بعض دفعہ پہچانا نہیں جاتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے مگر میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ چند لمحوں کی ملاقات بھی بعض دفعہ ایک سرمایۂ حیات بن جایا کرتی ہے۔

مگر وہ لوگ جو ملاقات کی خاطر بعض دفعہ گھنٹوں بیٹھتے ہیں ان کو میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ ان کی تکلیف سے زیادہ میرا دل تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مجھے بہت شرم آتی ہے اس بات سے کہ گھنٹوں انتظار کے بعد بے چارے آئے اور کھڑے کھڑے سلام علیکم' چاکلیٹ بچوں کے لئے لے لو' تصویر کھنچواؤ اور رخصت ہو جاؤ۔ اب اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میرا دل سخت ہے۔ میں ان کی تکلیف کو محسوس کرتا ہوں۔ گھنٹوں جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی تکلیف لمحہ لمحہ میرے دل پہ گزر رہی ہوتی ہے اور اس میں کوئی بھی شک نہیں' ذرہ بھی اس میں جھوٹ نہیں ہے مگر میں مجبور ہوں کہ جتنے بھی مل سکتے ہیں ان سے مل کر چند لمحوں میں کوئی ایسی بات کروں کہ ان کی زندگی کا سرمایہ بن سکے اور مجھے پتہ ہے کہ آئندہ جب میں گزر جاؤں گا تو یہی سرمایۂ حیات ہے جو آپ کے بچوں کے کام آئے گا' عمر بھر کا سرمایہ بن جائے گا۔ اگلی نسلوں کے لئے' ان کی صدیاں جو آنے والی ہیں ان سب کا یہ سرمایۂ حیات بن جائے گا۔

اس لئے میں ملاقات سے جتنا مرضی وقت گزرے اس سے تنگ نہیں آتا اور مجھے حضرت مسیح موعود (۔) کا یہ الہام یاد آ جاتا ہے کہ لا تسئم عن الناس لوگوں سے تنگ نہ آ۔ اب یہ الہام اگرچہ حضرت مسیح موعود (۔) کو ہوا مگر یہ اس زمانے کا نقشہ کھینچنے والا الہام ہے۔ حضرت مسیح موعود (۔) تو کبھی بھی لوگوں سے تنگ نہیں آئے۔ آپ کی تحریر پڑھ کے دیکھیں آپ ساری دنیا کو دعوت دے رہے ہیں آؤ۔ غیروں کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ آؤ اور میرے پاس ٹھہرو۔ اور فرماتے ہیں کہ کئی کئی دن ٹھہرو۔ بعض دفعہ جب جانے کا نام لیتے تھے تو آپ کو تکلیف ہوتی تھی کہ نہیں آؤ میرے پاس گھر میں ہی ٹھہرو۔ گھر مہمان خانہ بنا ہوا تھا۔

تو لا تسئم عن الناس کا کیا مطلب ہوا کہ لوگوں سے تنگ نہ آ۔ یہ پیشگوئی تھی کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جب دل کی خواہش کے باوجود تیرے غلاموں کے لئے ممکن نہیں ہو گا کہ ہر ایک سے مل سکیں۔ وہ دل سے تنگ نہیں ہوں گے مگر دیکھنے میں یہ نظارہ دکھائی دے گا کہ اتنی مخلوق ملنے والی تو دل میں تنگی ہو سکتی ہے فرمایا لا تسئم عن الناس مسیح موعود (۔) کو جو پیغام ہے وہی پیغام آج میرے لئے بھی ہے اور کل کے آنے والے خلفاء کے لئے بھی ہو گا کہ لوگ بڑھیں گے جوق در جوق شوق سے آئیں گے۔ آگے بعض ایسے زمانے بھی آنے والے ہیں وہ ایک نظر خلیفہ کو دیکھنے کے لئے ترسیں گے اور دیکھیں گے تو ان کا دل ٹھنڈا ہو گا حالانکہ بعض دفعہ گھنٹوں انہوں نے انتظار کیا ہو گا کہ وہ آئے اور ایک جھلک ہم دیکھ لیں۔ دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے اور یہ انسانی فطرت ہے جس شخص کی دل میں کسی پہلو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے عظمت ہو اس کے لئے انسان ایسے ہی کرتا ہے۔ تصویروں میں آپ دیکھتے ہوں گے شاید ٹیلی ویژن کی خبروں میں بھی دیکھتے ہوں گے کہ بعض دفعہ کسی صدر یا کوئین (Queen) وغیرہ کے گزرنے کے لئے سارا سارا دن لوگ دو رویہ کھڑے رہتے ہیں اور صرف ایک نظر' اس سے زیادہ کچھ نہیں اور اگر جوابًا وہ شخص نظر ڈال لے تو پھر ساری عمر اُن کا سرمایہ بن جاتا ہے۔ حالانکہ ان دنیا کی نظروں کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ خدا کے نزدیک تو نظریں کام نہیں آیا کرتیں۔ نظر وہی ہے جو اللہ کی نظر کے تابع ہو۔ پس ایسا زمانہ آئے گا اور ضرور آئے گا کہ اگر کسی شخص نے دیکھا کہ ایک نظر بھی مجھ پر کسی نے ڈال لی ہے تو وہی اس کا سرمایۂ حیات ہو جائے گا۔ تو آپ آئندہ دنیا کے لئے آئندہ صدیوں کے لئے حضرت مسیح موعود (-) کا سرمایہ ہیں اس لئے کیسے ممکن ہے کہ میں آپ کی قدر نہ کروں۔

میں جو باتیں تلخی سے سمجھانے کے لئے کرتا ہوں بعض دفعہ وہ تلخی دکھ کی علامت ہے' غصے کی علامت نہیں۔ کبھی بھی میں تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھتا جماعت کے لوگوں کو۔ ان کو بھی جو چندہ نہیں دے سکتے جن کے دل' جن کی مٹھیاں بند ہیں ان پر بھی میں رحم کی نظر ڈالتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ گھاٹا کھا رہے ہیں۔ قرآن کریم نے صاف بیان کر دیا کہ (-) یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔ تو ان سب کو میں سمجھانے کی کوشش تو کرتا ہوں مگر یاد رکھیں کبھی بھی میری نظر میں یہ حقیر دکھائی نہیں دیتے بلکہ مظلوم دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے ہی ہاتھوں کے ظلم کا شکار ہیں۔

پس جو کچھ اس سفر کے دوران گزرا ہے یہ اس کی تشریح کر رہا ہوں اس کی روشنی میں آپ میرے عمل کو جانچیں اور اس کی روشنی میں ہی اپنے عمل کو بھی جانچیں اور اپنی اولاد کی فکر کریں۔ بہت سے بچے ضائع ہو رہے ہیں' غیر معاشرہ ان پر قبضہ کر رہا ہے۔ کبھی کسی دنیا میں غیر معاشرے کو اتنی طاقت گھروں میں داخل ہونے کی نہیں ہوئی جتنی آج ہو چکی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا یہاں کا میڈیا' یہاں کی ٹیلی ویژن کی تصویریں اور پھر اردگرد کا ماحول' ناچتے پھرتے بچے دکھائی دیتے ہیں ان باتوں کو روکنے کے لئے جو دنیا کی کوششیں ہیں وہ بھی کریں۔

(الفضل 7- ستمبر 98ء)

ملاقات کے متعلق ہدایات

حضور نے 24- جولائی 98ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا

میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی مہمان نوازی سے تعلق رکھنے والی روایات میں سے جو بکثرت ہیں صرف چند چن کے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو میرا خیال ہے شاید پہلے بیان نہ ہوئی ہوں اور اگر بیان ہو بھی گئی ہوں تو آج کل کے موقع پر ان کا دوہرانا مناسب ہے۔ سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے فرمایا آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔

مجھے اس روایت کے بیان کرنے سے بعض باتیں مقصود ہیں۔ اول یہ کہ قطع نظر اس کے کہ میں علیل ہوں یا نہ ہوں میں ہمیشہ یہ پوری کوشش کرتا ہوں کہ آنے والے مہمانوں کی خاطر ان کے لئے ملاقات کا وقت نکالوں لیکن اللہ کا فضل ہے کہ میں علیل نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود لوگ سمجھتے ہیں کہ میری ہمدردی زیادہ لیں گے اس بات پر کہ اگر وہ غور سے مجھے دیکھیں کہ کوئی علالت کی علامت ان کو دکھائی دے جائے اور اس پر وہ کہیں کہ اوہو آپ تو علیل ہیں۔ یہ طریق نامناسب ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) علیل تھے بھی' ہوتے بھی تھے تو کوئی نہیں کہا کرتا تھا کہ آپ علیل لگ رہے ہیں۔ تو اخلاق حسنہ کا یہ تقاضا ہے تبھی میں بار بار جماعت کو سمجھاتا ہوں کہ بعض لوگ تو اس طرح گہری اترنے والی نگاہوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان نگاہوں سے بھی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کوئی علامت مل جائے جس پہ وہ اپنی ہمدردی کا اظہار کر سکیں اور اگر وہ علامت نہ ملے تو پھر صحت کے متعلق لازماً ذکر شروع کر دیتے ہیں۔ بھئی اپنی ملاقات کرو۔ اپنے کام سے کام رکھو۔ اپنی صحت کے متعلق دعا مانگنے کی درخواست بے شک کرو مگر میرے معاملے میں مہربانی فرما کر دخل نہ دیا کرو کیونکہ اس سے مجھے الجھن پیدا ہوتی ہے۔ میں جب حاضر ہوں' ہر حال میں حاضر ہوں' بیمار ہوں تب بھی حاضر ہوں تو پھر آپ کا کیا حرج ہے۔ میری بیماری کو مجھ پر اور میرے خدا پر چھوڑ دیں اگر کوئی ہو۔ لیکن میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے' میں بالکل ٹھیک ہوں اور پہلے سے بہت بہتر ہوں۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آجکل جو میں اپنے اوپر محنت کر رہا ہوں وہ خاص قسم کی غذا کھاتا ہوں' خاص غذاؤں سے پرہیز کرتا ہوں اور اس کے علاوہ سیر میں بہت باقاعدگی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میری سیر کے دوران جو پہلے ایک گھنٹے کی ہوا کرتی تھی میں نے محسوس کیا ہے کہ از خود مجھ میں طاقت آ گئی ہے اور میں وہی گھنٹے کی سیر پینتالیس منٹ میں کر لیتا ہوں۔ بعض دفعہ اس سے بھی کم اور بعض دفعہ میرے ساتھیوں کو دوڑنا پڑتا ہے۔ تو یہ وہ اس زمانے کی باتیں ہیں جب میں نیا نیا یہاں آیا تھا اور دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بہتری ہو رہی ہے تو جب خدا نے اتنا احسان فرمایا ہے تو کیا ضرورت ہے آپ کو دخل اندازیوں کی۔ میں خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں۔

اب بعض دفعہ مجھے کھانسی بھی ہو جاتی ہے تھوڑی سی' آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ حضرت مصلح موعود کو مسلسل کھانسی ہوتی تھی۔ حضرت مصلح موعود کو جب کھانسی ہوتی تھی تو یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے کبھی بھی اس وقت کے بہترین ایلوپیتھک علاج سے اجتناب نہیں فرمایا اس کے باوجود ساری عمر کھانسی لگی رہی اور بولنے والوں کو طبعًا کھانسی ہو بھی جاتی ہے۔ تو یہ اللہ کا بہت احسان ہے کہ میں چونکہ اپنا علاج ساتھ ساتھ خود کرتا رہتا ہوں اس لئے بہت حد تک کھانسی سے بچ گیا ہوں۔ اس زمانے میں کب لوگ حضرت مصلح موعود کو کہہ کے تنگ کیا کرتے تھے کہ اوہو اب آپ کو کھانسی ہوئی' اب آپ کو کھانسی ہوئی' اب آپ کو کھانسی ہوئی۔ وہ قہوہ پیتے جاتے تھے اور کھانسی ہوتی جاتی تھی۔ تو آپ کی یہ باتیں آپ کے دخل دینے والی ہیں ہی نہیں' ان کو بالکل چھوڑ دیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مجھے خدا کے فضل سے اگر کھانسی اٹھی بھی تو ہرگز کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ نہ چھاتی میں' نہ گلے میں' ادنیٰ سا بھی درد کا احساس نہیں ہوتا۔ کثرت سے بولنے کے نتیجے میں بعض دفعہ ہلکی سی ایک خراش سی پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کھانسی اٹھتی رہتی ہے۔ اگر ایسا ہو جو میری صورت میں اب بہت کم ہوتا ہے تو ہونے دیں' ہرگز کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔

(الفضل 28- ستمبر 98ء)

ملاقاتوں کی تھکاوٹ

۔ فرمایا "خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک راہ سے تجھے پہنچے گی اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی۔ ان پر گڑھے پڑ جائیں گے۔" "خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القاء کریں گے مگر چاہئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بدخلقی نہ کرے اور چاہئے کہ تو ان کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔ اس پیشگوئی کو آج پچیس برس گزر گئے جب یہ براہین احمدیہ میں شائع ہوئی تھی۔"

مجھے یہ پڑھتے ہوئے ہمیشہ حضرت مسیح موعود (-) کے متعلق اللہ تعالیٰ کی تنبیہ کہ 'تھک نہ جائے' یہ ملاقاتوں کے دوران یاد آتی ہے خصوصاً جلسے کے بعد جو ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ اس میں لازم ہے کہ ہر ملاقاتی سے بشاشت سے ملا جائے اور ان کی توقعات کو بھی پورا کیا جائے اور جتنا ملاقاتیں تھکاتی ہیں اتنا سارا جلسہ نہیں تھکاتا۔ کوئی تصنیف کا کام نہیں تھکاتا۔ میں اپنے بچوں کو بعد میں کہا کرتا ہوں کہ اب میں آرام سے بیٹھا ہوں اب مجھے کھانا دو۔ مجھے پتہ

خلافت لائبریری ربوہ

لگے کہ سکون کیا ہوتا ہے اور جن سے مل رہا' ہوتا ہوں ان کی جدائی کا غم بھی ہو رہا ہوتا ہے' یہ بھی افسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ جلدی ملاقات ختم کر رہا ہوں' یہ بھی کہیں بد خلقی ہی نہ ہو۔ ان کو تسلی دیتا ہوں' ان کو بتاتا ہوں کہ بہت مجبوریاں ہیں' وقت تھوڑا ہے اس لئے آپ کو رخصت کرنا بھی میری ایک مجبوری ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ ایک عجیب سلسلہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اس کی خاطر جو آپ کام کرتے ہیں ان میں بعینہٖ وہی مضمون جو پیاروں سے ملنے کا ہے آپ کے دل پر جاری بھی ہو جاتا ہے۔ ان سے ملنے کی محبت' اس کی خوشی' ان کی جدائی کا غم لیکن وہ بوجھ جو دل پر ساتھ ساتھ پڑ رہا ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مسیح موعود(۔) کو اس کی خبر دے دی تھی اور بعینہٖ یہی حال حضرت اقدس مسیح موعود(۔) کا تھا۔ بے انتہا بوجھ اٹھائے ہیں' اتنا کہ ہم آج ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کھانا ان کے لئے خود لے کے آنا' آنے والے سے پوچھنا' اس کو عزت سے بٹھانا اور پھر بہت لمبا عرصہ تک حضرت مسیح موعود(۔) گھر سے کھانا لا کر ان کو پیش کرتے رہے۔ اب یہ بتائیں کہ ایک دو موسم سے کم کس کس کا حوصلہ ہو سکتا ہے۔ جو للہ انقطاع اختیار کر چکا ہو صرف اس کو یہ توفیق مل سکتی ہے۔ (الفضل 23 فروری 99ء)

جماعت جرمنی کا ایثار اور ان کے لئے دعا

حضور نے جماعت جرمنی کے ایثار کی تعریف کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 21-اگست 98ء میں فرمایا

باہر سے آنے والے مہمانوں کا جس اہتمام کے ساتھ جماعت جرمنی کو خیال رکھنے کی توفیق ملتی ہے کم ہی آپ کو یہ نظارے دوسری جماعتوں میں دکھائی دیں گے۔ ضرور ایسی جماعتیں ہیں جن میں ایثار کے یہی جذبے کام کرتے ہیں' بعض پہلوؤں سے شاید زیادہ بھی ہوں لیکن یہ بات جرمنی میں جس کثرت سے پھیلی ہوئی ہے اس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ایک تنہا آپ دنیا میں وہ جماعت ہیں جہاں بیس ہزار سے زائد' کم سے کم میرا اندازہ ہے' بیس ہزار سے زائد افراد مرد عورتیں اور بچے جرمنی کے جلسے کے دنوں میں مسلسل ایثار سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔ بعض ماؤں کو اپنے بچوں کی ہوش نہیں رہتی اور بچے بھی اس وجہ سے صبر کرتے ہیں کہ جلسے کے دن ہیں اور انہیں یہ تکلیف ساتھ اٹھانی چاہئے تو کیسے کیسے پیارے وجود قائم کئے ہیں اور واقعتہ "ان کے ایثار کے تصور سے میری آنکھیں بھیگ جاتی ہیں کیونکہ یہ غبار دل سے اٹھ رہے ہوتے ہیں۔

اور کبھی ایک دن بھی' ایک رات بھی ایسی نہیں گذری جب میں نے آپ کو' خصوصاً جرمنی کی جماعت کو ان کے ایثار کی وجہ سے اپنی دعاؤں میں یاد نہ رکھا ہو۔ ایک رات بھی ایسی نہیں گذرتی۔ مختلف حالتیں ہیں۔ کبھی سکون کے ساتھ وہ باتیں اللہ کے حضور عرض کرتا ہوں کہ ان بندوں کا خیال رکھ وہ تیری خاطر یہ قربانی کر رہے ہیں پھر ان سے بے قرار ہو کر اپنے چین کھو دیتا ہوں۔ مگر آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس ایثار کو چمٹے رہیں' اس کو اپنی فطرت ثانیہ بنا لیں اور اسی ایثار کے ساتھ سب قوموں کے ساتھ سلوک کریں کیونکہ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ ایثار انشاء اللہ جرمنی کے اندر رہنے والے جرمنوں اور غیر قوموں کے دل بدل دیں گے اور احمدیت کے لئے ان کے دلوں کی راہیں صاف ہو جائیں گی۔ (الفضل 26-اکتوبر 98ء)

میں ہر گھڑی اک پیاس کا صحرا نیا
تم تازہ تر اک آب ہو تم کون ہو
میں کون ہوں وہ جس سے ملنے کے لئے
تم ہر نفس بے تاب ہو تم کون ہو
میں تو ابھی برسا نہیں دو بوند بھی
تم روح تک سیراب ہو تم کون ہو

عبید اللہ علیم

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ چین کو ہرجانہ ادا کرے گا

بلغراد میں چین کے سفارت خانہ پر غلطی سے بمباری کرنے کی وجہ سے امریکہ چین کو 28 ملین (2 کروڑ اسی لاکھ) ڈالر ہرجانہ ادا کرے گا۔ دونوں ممالک بالآخر معاوضے کی ادائیگی پر متفق ہو گئے۔ امریکہ اور نیٹو میں شامل دیگر ممالک نے بھی معافی مانگ لی۔ چین کا مطالبہ ہے کہ ذمہ دار افراد کو سزا دی جائے۔ کسووو پر حملوں کے دوران چین کا سفارت خانہ بمباری کی زد میں آگیا تھا جس کے باعث چین امریکہ تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ بمباری میں ہلاک ہونے والوں کے لئے 45 لاکھ ڈالر کے معاوضے کا پہلے ہی معاہدہ طے پا چکا ہے۔

شام اسرائیل مذاکرات کا پہلا دور

شام اور اسرائیل کے درمیان تاریخی امن مذاکرات کا پہلا دور بہتر مستقبل کی امیدوں کے ساتھ ختم ہو گیا۔ واشنگٹن میں امریکہ کے زیر اہتمام ہونے والے مذاکرات میں وزیر خارجہ میڈیلن البرائیٹ نے بھی شرکت کی۔ شام کے وزیر خارجہ فاروق الشرح اور اسرائیلی وزیر اعظم ایہود بارک اپنے اپنے وفود کی قیادت کر رہے ہیں۔ بات چیت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ معاملات پیچیدہ ہیں جن کو حل کرنے میں وقت لگے گا۔

مدھیہ پردیش کا وزیر قتل

بھارتی صوبہ مدھیہ پردیش کے وزیر ٹرانسپورٹ لیکھی رام کو قتل کر دیا گیا۔ ان کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور گردن کٹی ہوئی تھی ان کی لاش کے قریب کچھ پمفلٹ ملے ہیں جن پر درج ہے کہ یہ نسل پرست عہدیداروں کے قتل کا بدلہ ہے۔ لیکھی رام کے قتل پر ریاست میں 3 دن کے سوگ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

عراق پر بمباری کی مذمت

شمالی عراق پر امریکی اور برطانوی جنگی طیاروں کی بمباری پر روس نے شدید مذمت کی ہے۔ حالیہ بمباری میں دو بچے ہلاک اور 5 شدید زخمی ہوئے۔

نیٹو کا امریکہ کی حمایت سے انکار

میزائل شکن نظام کے مسئلے پر نیٹو نے امریکہ کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے تنظیم کے اراکین نے اس نظام کو نیٹو میں ممکنہ تقسیم کا باعث قرار دے دیا تھا۔ روس چین اور دیگر کئی ممالک پہلے ہی اس کی مخالفت کر چکے ہیں۔

60 کمیونسٹ باغی ہلاک

کولمبیا (جنوبی امریکہ) کی فوج نے 60 کمیونسٹ باغیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ باغی ایک محفوظ مقام کی طرف جا رہے تھے کہ فوج سے ٹکراؤ ہو گیا۔ ایک فوجی بھی ہلاک ہو گیا۔

چین نے 1000 میگاواٹ کا ری ایکٹر بنا لیا

چین نے 1000 میگاواٹ کا ایٹمی ری ایکٹر بنانے کا سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ جدید ترین ایٹمی ری ایکٹر مکمل طور پر ملکی ٹیکنالوجی سے تیار کیا گیا ہے۔ چین اب ایٹمی پاور پلانٹ خود تیار کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ بڑی طاقت کے ری ایکٹروں کی ملکی سطح پر تیاری سے اربوں کی بچت ہو گی۔ مبصرین نے اس کو چین کی تاریخی کامیابی قرار دیا ہے۔ چین میں اس سے قبل 600 میگاواٹ تک کی طاقت کے ری ایکٹر تیار ہو رہے تھے۔

روسی فوج اور چیچن جانبازوں میں لڑائی

روسی فوج اور چیچن جانبازوں کے درمیان دست بدست لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ گروزنی میں داخل ہونے والے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر روسی فوجیوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ خونریز لڑائی کے بعد روسی گروزنی سے پسپا ہو گئے۔ روسی افسر نے اعتراف کیا ہے کہ مرنے والے روسی فوجیوں کی تعداد 100 سے زیادہ ہے۔

اٹلی ایٹمی بجلی گھر ختم کر دے گا

اٹلی ایک بیس سالہ منصوبہ کے تحت اپنے ایٹمی بجلی گھر ختم کر دے گا۔ اس منصوبے پر 3-ارب ڈالر سے زیادہ لاگت آئے گی۔ یہ پلانٹ عوامی ریفرنڈم کے نتیجے میں 1987ء سے بند چلے آ رہے ہیں۔ اب ایٹمی فضلے کو سٹور کرنے کے لئے قومی ڈپو تعمیر کیا جا رہا ہے۔

امریکی سیکیورٹی ایجنسی کی کارکردگی

امریکہ کی کانگرس جلد ان الزامات کی تحقیقات کرے گی کہ امریکہ کی قومی سیکیورٹی نجی اداروں کی بھی جاسوسی کرتی ہے۔ فیکس اور فون پر گفتگو' نجی کاروباری اداروں کے مابین پیغامات بھی سن کر ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ ائربس اور سعودی فضائی کمپنی کی کاروباری گفتگو بھی ریکارڈ ہوئی حکومتوں مالیاتی اداروں اور عام لوگوں کے درمیان خط و کتابت کی بھی جاسوسی کی جاتی ہے۔ امریکی ایوان نمائندگان کی خصوصی کمیٹی نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

سوئس بینکوں کے راز افشاء کرنے کا الزام

سوئٹزرلینڈ کی پولیس نے سوئس بینکوں کے راز افشاء کرنے کے الزام میں دو مزید افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس سے قبل بھی ایک بینک کے ایک ملازم سمیت چار افراد اس سلسلے میں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان لوگوں نے ایک رکن اسمبلی کے خفیہ اکاؤنٹس کا سراغ لگانے کے لئے پرائیویٹ تفتیش کاروں کا روپ دھارا تھا۔

خلافت لائبریری ربوہ

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 17 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 18۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-09
اتوار 19۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-33
اتوار 19۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 7-01

جنرل سیلز ٹیکس ہرصورت لگے گا

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ ملک سخت معاشی مشکلات سے گزر رہا ہے۔ آسان راستہ تلاش کرنا حقائق کے منافی ہے۔ مشکل فیصلوں کے اثرات ہر طبقہ پر پڑیں گے۔ مذاکرات کریں گے مگر جنرل سیلز ٹیکس ہر صورت میں لگے گا۔ غربت کی صورت حال معاشرے کیلئے خطرہ بنتی جا رہی ہے۔ حکومت نے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات شروع کر دیئے۔ قرضوں کی صورت حال خصوصی طور پر مانیٹر کر رہے ہیں۔ ٹیکس نیٹ بڑھا کر ٹیکسوں کی تعداد کم کریں گے۔ بجلی کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوگا۔ گندم کی امدادی قیمت آئندہ سال بڑھا دی جائے گی۔ تنخواہوں پر نظر ثانی بجٹ میں ہوگی۔ گیس بھی مہنگی نہیں کریں گے۔ عالمی منڈی میں پیٹرول سستا ہوا تو ہم بھی کر دیں گے۔ تاجر پریشان نہ ہوں۔ احتساب صرف عادی نادہندگان کا ہوگا۔

ذرائع آمدنی بتانا ہونگے

سٹیٹ بنک کے گورنر ڈاکٹر عشرت حسین نے کہا ہے کہ فارن کرنسی اکاؤنٹس میں مقامی افراد کو ذرائع آمدنی بتانا ہونگے۔ بچت سکیموں پر ودہولڈنگ ٹیکس ختم کر دیا گیا۔ پولٹری پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ دے دی گئی۔ سمگل شدہ گاڑیوں کو قانونی بنانے کے لئے 31۔ جنوری تک مہلت دے دی گئی۔ نئے فارن کرنسی اکاؤنٹس کے منافع پر 10 فیصد ٹیکس لگے گا۔

600 نام خارج کردیئے گئے

وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ 600 معطل ارکان اسمبلی کے نام ای سی ایل سے خارج کردیئے گئے انہوں نے بتایا کہ پولیس کے نظام میں اگلے سال کے شروع میں اصلاحات کی جائیں گی۔

اہم راز مل گئے

حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کو مطلع کیا ہے کہ 100 بچوں کے قتل کے بارے میں اہم راز مل گئے ہیں۔ ہوم سیکرٹری کی سربمہر رپورٹ لاہور ہائی کورٹ میں پیش کر دی گئی۔ ساتھ ایک خط ہے جس میں لکھا ہے کہ اس میں اہم راز ہیں جنہیں افشا کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ عدالت کے رحم و کرم پر ہے۔ فاضل جج مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی نے کہا کہ رپورٹ کا بند کمرے میں جائزہ لیا جائے گا۔

مامون رشید عباسی قتل

تحریک بحالی صوبہ بہاولپور کے رہنما اور امیر بہاولپور کے بیٹے شہزادہ مامون الرشید عباسی کو قتل کر دیا گیا۔ بیٹا اور داماد رہائش گاہ کی طرف گئے تو کمرہ بند تھا۔ سحری کے وقت گولی ماری گئی۔

تختہ صرف چند جرنیلوں نے الٹا

سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ میری حکومت کا تختہ پاک فوج نے نہیں صرف آرمی چیف اور چار جرنیلوں نے الٹا ہے۔ خدا گواہ ہے میں بے گناہ ہوں۔ آج بھی آئینی وزیراعظم ہوں پرویز مشرف کی ایک تقریر سے آئین معطل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ایک کیا سو پرویز مشرف بھی آجائیں تو ہمت نہیں ہاریں گے۔ یہ آخری جملہ ادا کرنے کے بعد انہوں نے صحافیوں سے کہا کہ اس کو کاٹ دیں۔ وہ اپنی خوش دامن کی وفات پر لاہور میں کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔

نواز شریف کا سخت لہجہ

بی بی سی نے کہا ہے کہ لاہور میں نواز شریف کا سخت لہجہ ان کے اپنے ساتھیوں کے لئے بھی باعث حیرت تھا۔ ان کی جماعت مسلم لیگ' فوج سے تصادم نہ مول لینے کے واضح اشارے دیتی رہی ہے۔

اقتدار کی خواہشمند ملٹری کلاس

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اقتدار کی خواہشمند "ملٹری کلاس" نے ہمیشہ منتخب وزرائے اعظم کو مجرم ٹھہرایا۔ جنرل پرویز مشرف کے بعض ساتھی مجھے سیاست سے آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ زرداری کو قید میں رکھ کر مجھے اعصابی طور پر کمزور کرنے کے خواہاں ہیں۔ حیرت ہے جنرل مشرف نے میرے خلاف کرپشن کے مقدمات واپس نہیں لئے۔ حالانکہ انہوں نے غیر جانبدارانہ احتساب کا وعدہ کیا تھا۔ سابق وزیراعظم نے یہ باتیں ایک بھارتی نیوز ایجنسی کو انٹرویو میں کہیں۔

اوور ٹائم بندش کے خلاف مظاہرہ

ریلوے ملازمین نے اوور ٹائم بندش کے خلاف مظاہرہ کیا۔ پریم یونین نے الٹی میٹم دیا ہے کہ مطالبات منظور نہ ہوئے تو ریلوے کا پہیہ جام کر دیں گے مظاہرین نے احتجاجاً بچوں کے بستے اور کتابیں جلائیں۔

وارڈبوائے پولیس تشدد سے ہلاک

ادویات کی چوری کے شبہ میں پکڑے جانے والے لاہور ریلوے ہسپتال کا وارڈبوائے پولیس تشدد سے ہلاک ہو گیا۔ دو سفید پوشوں نے تشدد کیا۔ ان کو ہسپتال کے دیگر ملازمین نے قابو کر لیا۔

جنرل مشرف کا خطاب حوصلہ افزا ہے

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کا قوم سے خطاب حوصلہ افزا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام دکھوں اور محرومیوں سے نجات پانے کے لئے ان سے آس لگائے بیٹھے ہیں۔

فارن اکاؤنٹس منجمد کرنا ناگزیر تھا

سابق گورنر سٹیٹ بنک ڈاکٹر یعقوب نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکوں کے بعد فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کرنا ناگزیر تھا۔ انہوں نے سابق حکومت کے متنازعہ فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی کرنسی کے ذخائر بہت کم تھے۔ پالیسی بہتر طریق پر چلائی جا سکتی تھی۔

نکئی 15 لاکھ ادا کرنے پر تیار

پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ عارف محمد خان نکئی نے احتساب عدالتوں کو 15 لاکھ روپے جمع کرانے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ تاہم انہوں نے صوابدیدی فنڈ کے ناجائز استعمال کا الزام مسترد کر دیا۔

نواز شریف پر نیا الزام

حساس اداروں کی طرف سے اس بات کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ فوج کو تقسیم کرنے کی سازش کے خلاف نواز شریف کے خلاف نیا مقدمہ درج کیا جائے۔ لاہور میں فوج کے خلاف ان کا بیان اس ردعمل کا محرک بنا ہے۔

لانڈھی جیل کے مہمانوں کی نوک جھونک

لانڈھی جیل میں نظربند آصف علی زرداری' نئے مہمانوں نواز شریف' شہباز شریف اور سیف الرحمان سے چھیڑ خانی کرتے ہیں۔ زرداری نے جیل کے قیدیوں سے نواز شریف کے خلاف نعرے لگوا دیئے۔ وہ پرچیوں کے ذریعے تینوں سے پیغام رسانی کرتے ہیں۔ زرداری کی شرارتوں پر پہلے تو نواز شریف خاموش رہے۔ پھر انہوں نے جیل حکام سے شکایت کر دی اور کہا کہ یا اسے دوسری جیل میں منتقل کر دیں یا ہمیں۔

جنرل مشرف تیار نہیں

جنرل پرویز مشرف نے قوم کے نام جو حالیہ خطاب کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی حکومت کو غیر معینہ عرصے تک طول دینا چاہتے ہیں۔ مساوات انٹرنیشنل نے لکھا ہے کہ مستقبل کا سیاسی منظر ابھی تک دھندلا ہے۔ جنرل مشرف جمہوریت کی بحالی کیلئے وقت مقرر کرنے پر تیار نہیں۔ امریکہ' یورپی یونین اور دولت مشترکہ بعض تحفظات کے باوجود انہیں وقت دینے پر آمادہ ہیں۔ لیکن وہ بھی بحالی جمہوریت کے لئے جنرل مشرف کو تیار نہیں کر سکے۔

پہلے کون ہائی جیک ہوا

نواز شریف نے کہا ہے کہ پہلے طیارہ ہائی جیک ہوا یا جمہوریت۔ اس بارے میں جلد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر ہے)

ہر سائز میں ڈبل بیڈ سنگل بیڈ صوفے کی گدیاں اور ریگسین بھی دستیاب ہے۔
فوم سنٹر
گول بازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ - دکان گلی کے اندر ہے

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

تمام ورائٹی بے بی سائیکل اور نئے سائیکل دستیاب ہیں۔ نیز جھولا' پنگھوڑا' واکر' بچہ سائیکل اور پرام
نور سائیکل ورکس
چوک یادگار- ربوہ فون 999
پروپرائٹر- عبدالنور ناصر

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61